



سوال

(371) سرکاری ملازمت سے ملنے والے پسون پر زکاۃ

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

(۱) ایک آدمی کے پاس دو مکان ہیں ایک میں خود رہتا ہے۔ دوسرے مکان کو کرایہ پر دے رکھا ہے۔ مکان کی مالیت ایک لاکھ ہے آدمی کے پاس نقد کوئی روپیہ نہیں ہے اس پر زکوٰۃ ہوگی یا نہیں؟

(۲) ایک ملازم سرکاری ملازمت سے ریٹائر ہوا بوقت ریٹائرمنٹ اس کو پچاس ہزار روپیہ ملا۔ اس رقم سے اس نے دوکان ڈالی۔ دوکان سے اس کی سالانہ آمدنی اتنی ہوتی ہے جس سے اس کا گھریلو خرچہ بمشکل پورا ہوتا ہے کیا اس پر زکوٰۃ ہوگی یا نہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

(۱) مکان پر زکاۃ نہیں ہاں اگر مکان کرایہ پر دیا ہوا ہے تو اگر کرایہ اور دیگر نقدی ملا کر نصاب کو پہنچ جائے تو پھر زکوٰۃ ادا کرنا ضروری ہے اگر کرایہ وغیرہ نقدی نصاب سے کم ہے تو ثواب کی خاطر اس سے زکوٰۃ دی جاسکتی ہے فرض و ضروری نہیں۔

(۲) سرکاری ملازم کو بوقت ریٹائرمنٹ جتنا مال ملا اگر اس میں سود شامل ہے تو جتنا سود اس میں شامل ہے وہ تو حرام ہے کیونکہ قرآن مجید میں «وَحَرَّمَ الرِّبَا» باقی مال اس کا ہے جو اس کی ملازمت کا معاوضہ ہے اور یہ معاوضہ بھی اس صورت میں حلال ہوگا جس صورت میں اس کی ملازمت شرعاً جائز ہو اور اگر وہ ملازمت ہی شرعاً ناجائز ہے مثلاً سودی کاروبار میں منشی، فیچر یا کلرک وغیرہ بننا تو پھر وہ معاوضہ بھی حلال نہیں۔ کسی شخص کی آمدنی اگر نصاب کو پہنچ جائے تو اس پر زکاۃ فرض ہو جاتی ہے خواہ اس کا گھریلو خرچہ بمشکل پورا ہو خواہ بسولت یا درہے نصاب 52/1/2 تولد چاندی ہے یا اس کی مالیت نقدی۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

احکام و مسائل

زکوٰۃ کے مسائل ج 1 ص 269



محدث فتویٰ